رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳



توجہ شرط ہے

(۱) اودھ پنچ میں بھرتی کی خبریں نہیں ہوتیں، مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے تکے مضامین نہیں ہوتے۔ اودھ پنچ بھانڈوں اور مسخروں کی طرح ہنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے۔ دوسرے اس ہنسی کی تقلید بھی کرتے ہیں اور گریہ بھی۔ اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور منقولات سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر منہ نہ بنائیے۔ نہ حجم کی کمی پر تیوریاں چڑھائیے اسلئے کہ گوہر و خزف میں فرق ہے بلکہ خیالات کی جدت، رائے کی اصابت بے روو رعایت نکتہ چینی صحیح نتائج واقعات اور بنیادی اصلاحات اخلاقی و سیاسی و ادبی پر نظر رکھیے۔ انشاءاللہ سال بھر کے پرچوں میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ (للعہ) سالانہ قیمت لی جائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو [illegible] آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچوں میں آپ حسب خواہش مضامین پائیں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ [illegible] اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو جیسے ہفتہ کے اندر [illegible] روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما بخیر شما بہ سلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) اہل ہمت اگر ذاتی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ دام درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دینا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار جناب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے [illegible] منیجر خود نہیں بھیج سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں نا خوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ آیا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا اگر تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جملہ اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے منیجر خود اپنی تحریر [illegible]

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہونگے اور اُن کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں خطوط و منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۴ نمبر ۴۳

مضامین غبیر

بابت ۹ دسمبر ۱۹۲۹ء

گفتگوے گربہ و موش

گربہ بگرفت موش را ناگاہ — گفت با او بگو نہ است احوال
موش با گربہ در غم گفتا — ز حال آگہم نہ ز استقبال
کرد تا ریک دیدگان مرا — دیدن روئیت اے بریع جمال
گربہ گفتا خموش باش فضول — کاز نطق نبی شرم انفعال
من "بدیع الجمال" کے بودم — اندر زمان قدیم تا الحال
موش گفت این شکستہ نفسی ہا — ہست دستور صاحبان کمال
درنہ حسن و جمال و فضل شما — تا ای چشمہ است دآب زلال
حال ضعیف این ضعیفت ذلیل — چیست اے قائد بلند اقبال
گشتن یک ضعیف بے چارہ — نیست در خورد صاحبان جلال
بہ بے گناہ و بے تقصیر — خون ناحق مسلم است وبال
گربہ گفتا کہ لفظ بے گنہی — در کلام تو فرد بی استعمال
گفتنے نیست بہ تو از دزدی — کہ ترا ہست مسلک و آمال
موش گفتا کہ نسبت دزدی — بر نخواہد بست لفظ محال
گربہ گفتا کہ بعد استنطاق — می شود واضح از شما افعال
لقمہ و کتہ تا بود انبار — گنجہ و تاچیہ سفرہ خورد جوال
ہمہ از دزدی تو سوراخست — ہست گم گشتہ تو یا دلال
موش گفت اے تو عدل را دستور — بری از دزدی است دین اعمال
و من مفلس ز فرط گرسنگی — می برم غلہ بہر اہل و عیال
گربہ گفتہ درست این مطلب — از حیہ یاست جملہ بر تو حلال
بسکہ پیرو زن نمودی ریش — پارہ کردی انار و نخ غربال
فوطہ سوزی تا زہ عروس — بچہ ملت جوہری اے نمال
پردہ ہائے ضعیفہ را بردی — کن بیان احتیاج خود بر بال
فرش مخملی و رخت خواب و گلیم — کلہ و کیسہ و عمامہ و شال
سیدہ ری ریشم می کنی ہمہ را — نیست دنیا متاع از قتال
ازجہات نیست این اشیا — ہیں ہشمائی مخرب اموال
گو دزدیت گر زروے حاجت بود — شاید اندر جواز بود مجال
لکن الآن در سیاست تو — عازم در کمال بستجال

وشمش جان کرد موش از بیم — بر دیکھنے از ہر جواب و سوال
اے ہمہ مدعی حقیقت دزدی — کار موش است نیست کار بحال

ہمدم بی دستگردی

ہمسوزی کی یہ مت شاعر کو منظور نہیں۔ نظم مذکور میں مضیفت ایک پرشیل نظم ہے جس میں ہر شعر مقبول ایک بیت بھرا ہے کہ سارا جا کر گربہ خاتم نے کیا ہے جو پہلے بھی ایک موذی جانور ہے اور چوری کیا مر دوری پر ہر وقت تیس رہتا ہے۔ یہ بات قابل تفصیل ہے کہ گربہ خاتم میاں جو رہ ہے کیوں مخاصبہ نہیں کرتیں۔ آجکل ایران کی شاعری میں اردو معنی پر مبنی ہوتی ہے جس میں لفظی صحت کی پروا نہیں کی جاتی۔ اردو کی جان برگر یہ معنوی پیکار چہ فقد

دستیر

سال حال کی آخری ہچکیاں

لگا ہے تار ہچکی کا خبر رحلت کی آتی ہے

رگ پر خوشی پہ اخلاقی ہے فرض یہ ہے کہ برسے والا جاندار جو حال شدہ کی قضا بر قضائے عالم پر محیط ہے کسی جاندار کی تنہائی ہوئی تو نہیں بھی تیج ہوا آپ ہی شوہ ہے جائے۔ مگر کیمیا ساز منت دعاؤں کے کشتے بنا کے خوش ہوتے ہیں اور خوشی کے آنسوؤں سے بھی گال تر نہیں کرتے۔ وہ یوں کہ ہم سکوں میں کیا مجال ہر فنی بھی پیدا ہو ہی حال قدرت کا ہے اگر آج اس نے حکمت کی بنگ ہچکی کی تب ہی جا کے سیاب زمانہ کی کپڑ دلی دم حکمت آزمائی اور تدبیر کی مشق یہ رکھ کے روا داری کی آگ سلگائی اضطراب رفع کرنے کی ٹھہرائی ہے تو چند روز بعد شہد سہاگے گھی دآب حیوۃ کیمیائی کا غوطہ پھر اس ادھ جیو ہو جانے والی دھات کو زندہ کر دے گا۔ پھر وہی جنوری دجالو دی ہوگی وہی فروری دفرودی، ہر چند کہ سال کا خاتمہ اور ایک سال کا عمر کی مدت سے گھٹنا ہم تنی ہے مگر جس چیز کا ضرر محسوس نہیں ہوتا اسکی پروا کوئی نہیں کرتا۔ بہرحال

کچھ خوشی سے تو ہے عمر خضر بھی تھوڑی — ورنہ دم نفس بھی بہت ہے جینے کو

ہنسنے ہنسانے والوں کے لیے یہی مناسب ہے کہ سن آئے یا جائے ہر ہچکی پر ایک گھونٹ آب آتشیں کا نوش فرمائیں۔ صدائے ہک ہک کو حقی و مطرب کے گلے کی زمزمی سمجھیں اور بجا و بجائیں:-

پہلی ہچکی

ہک ہک ہک ہک ہک ہک ہک ہک — نکلی دھندے سے سب گئے ڈک
خالق باری سرجن ہار — نکلی بیسہ انگارے پار
ہک ہک ہک ہک ہک ہک ہک ہک

دوسری ہچکی

گول میز کا چل گیا داؤں — اسم اللہ نہ ہوا کا ٹھاؤں
نا نکا بھیدہ کر ادون بھید — کالا انجیلا ستیہ سفید

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

تیسری ہچکی

ستیاناس کی گتی مہان — قوت نیرو زور بل آن
مٹ گیا وقت تو سب نابود — تانا باتا تن اور پود

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

چوتھی ہچکی

کال آزادی کا شور — چٹکی بجاتے قضا کا زور
اب ہے چینک کی بھرمار — مطلب چینک آروغ ڈکار

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

پانچویں ہچکی

ٹوٹی طبلے ہیں خاموش — ٹھنڈا ہے اب سارا جوش
خمیازہ کیسے انگڑائی — ٹک ٹک ہچکی فاقہ جمائی

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

خالی قسمت کیسے بھاگ — لحن سرود ترنم راگ
جیسا ساون ویسا پوس — [illegible] ہے پیر وہ [illegible]

ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک

والسلام خیر ختام

راقم —

ٹک ٹک نیک انجام

شائستہ مزاج پرسی ۱۹۲۹ء

اخاہ حضرت کہاں چلے کدھر کا قصد ہے؟

"جی بفضل خدا دبا نیہ گردش چرخ دگردش گردی، و مقتضائے طبیعت و خواہش فطرت اب لامکاں کی سیر منظور ہے ہجرت کامل مقصود ہے"

"تو آپ کو جلدی لے جائے۔ یہ تو فرمائیے بال بچے کیسے ہیں اور انہیں کس پر چھوڑے جاتے ہیں؟"

"کیا کہا، بال بچے؟ معقول! مجھے بھی آپ نے کوئی آدمی تصور کیا ہے؟ بال بچوں کا جھول پالنے پر گئے آپ۔ یہاں نہ جورو نہ جاتا اللہ میاں کا خالہ چھڑے چھٹانک۔ ٹھنڈا ٹھنڈا آئے چلے اور دم دبا کے بھاگے"

"تو پھر آپ کے گھر میں یہ ہل چل کیوں [illegible] دھاڑ مار پیٹ غل غپاڑا کیسا مچا ہوا ہے؟"

"حضرت میں نہیں سمجھا۔ آپ کیا فرماتے ہیں"

"درست ہے، جناب جب کرۂ ارض پر وارد ہوئے تو افغانستان سے روٹھے ہوئے [illegible] کرنے کی [illegible] ہوئی شائستہ پشتو و فارسی کا دفتر کھولا"

گروہ سے روشنائی - پاشو - زود باش - مرو کہ - بیگ آدم و خروارے جیم اور خدا معلوم کیسی کیسی عجیب و غریب بے معنی مہمل آوازیں سنائی دیں - یہ علامت افغانہ آبادی کی ہے"

"آہ! اب میں سمجھا آپ ان حوادث کی تحقیق کا شجرۂ نسب بھی ملانا چاہتے ہیں۔ تو حضرت مجھے اس میں کوئی عذر نہیں - میری طرف سے عام اجازت ہے جو کوئی با صطلاح گیجڑی اولاد معلوم ہو وہ مجھے اپنا باپ بنائے میں خوش میرا اللہ خوش۔ آخر مسافروں کو آباد ہونے سبیل ملنے ہیں یا نہیں؟ اسکے علاوہ فارسی مثل ہے - تا صبح چو زاید کہ شب است آبستن - عربی مثل ہے "الحبل حُبلی لیت شعری ما تلد" - انجام جنتے کچھ کے دھرے بچے کہلاتے ہیں - جو مادہ کا مادہ رو رہتا ہے وہ دنیا جب کے رشتہ دیا جاتا ہے "یہ انقلاب زمانہ ہے یہ گردش چرخ کا کرشمہ ہے وہ بہت ترسے زمانے کی دن کمبخت کیسے کیسے تماشے دکھاتا ہے" اگر چہ میں رنڈا تھا شب و روز میاں بیوی کو کچھ اُن کے اوندھے بچے نکال ذہنی و قیاسی ہے مگر زبان خلق پر کیا اختیار ہے -

"آپ میں بڑے آدمی - میں نے افغانستان کا حال پوچھا آپ نے دنیا بھر کا راگ چھیڑ دیا"

"ہاں جناب! بھول گیا تھا معاف کیجئے۔ افغانستان کہ میرے عہد میں جو جھگڑا شروع کیا تھا وہ ابھی ختم نہیں ہوا - ایک ہنگامہ [illegible] نظر آتی ہے وہ بھی ہچکی بجاتے ہیں - ابھی بہت کچھ باقی ہے"

"تو انہیں کس پر چھوڑ چلے؟"

"شر و فساد پر۔ یہ مجموعہ مرقع اور مسلح ہے۔ میں نے جب کرۂ ارض پر قدم رکھا تھا تو آپ سے کہہ دیا تھا کہ فساد کی انتہا امن پر ہوگی۔ اور امن دامان ڈاسی قسم کا ہوگا جیسا کہ ماجکستان میں آج ہے"

"ہندوستانی اولاد کس کے حوالے کی؟"

"ہندوستانی اولاد نے میرے عہد میں کوئی نیا جھگڑا کھڑا نہیں کیا لہذا آپ میرے قائم مقام [illegible] سے انکے متعلق استفسار کیجئے گا وہ معقول جواب دے گا۔ بندہ بھی اپنے وقت کا راہ صاحب [illegible] کر حسن بھیڑیے ہے مگر اپنے سوالات کا جواب آپ نہیں کرتا جو خیر متعلق بھاگ [illegible] کی حمایت سے کام ہے"

"اچھا جناب جاتے جاتے یہ بھی تو پوچھتے چلے۔ اب یہ بتائیے کہ میری اولاد کے بارے میں کیا وصیت فرمائی ہے؟"

"اوہ - یہ جھگڑا تو اولاد میری تولیت میں بھائی صاحب ۱۹۲۸ء سونپ گئے تھے۔ جو شوریدہ پشتی پر آمادہ ہے۔ مگر ایک قدم ہے۔ نیز اوائل سال میں پیدا ہوئی تھی۔ بندے نے ایک دھول لصورت "آزادی" جڑی آئینہ دیکھ کا خون فاسد ہوا کے سنبھلے گی اور ضرور سنبھلے گی۔ جب تک یہ خون فاسد رگوں میں ہے۔ بیمار کی نگہداشت نہیں جانی مشکل ذرا گرتی ہے آگی مجبور رہنا پانی رہ جائے گا"

بتایا بالکل ہو جائے گا۔ بالکل ... اور حضرت بہ جاوہ کی حکمت اور فلسفہ زمین بہ سرزمین کے سپرد کر دیا اگر حوا کا چراغ باقی ہے تو آپ دیکھیں گے کہ یہ خود وہ پشت پر وہی آپ کو کتاب سیاست کا سبق پڑھا جائیگی۔ اور اس کے بعد از فساد پر نہایت عمدہ عمل کرینگے۔ میری امریکن بی بی کی اولاد روسی بی بی کی اولاد سے ساز باز کر کے جہاں میں چین کا ڈھنڈورا پیٹے گی۔

- ابھی یہ آزمائش ہے، یورپ کی سیاسی خود کشی یورپ کے پیٹ میں ہیں لہذا کسی کے سپرد کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں چلتے چلاتے صرف ایک عام تجویز پیش کیے جاتا ہوں کہ اب ... باشندوں کی نسل کی حفاظت کی جائے۔ حضرت جسٹس ڈاکٹر ڈارون کا بابا آدم ایک مرتبہ [illegible] میں ڈھلا پر ... ٹوٹ گئی اور آدم ساز ... کا

وہی ہوگا جو سرزمین فلسطین میں اپنے یہودیوں کی عنایات سے دیکھا۔ اب یہ فرمائیے کہ نسل انسانی کا وارث حقیقی آپ کسے قرار دیتے ہیں؟ ......

- لا حول ولا قوۃ۔ یہ تو بڑے تماشہ کی بات ہے انسانی خونریزی و سنگ ... کا حق طلب کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ میاں نے جب آدم کو پیدا کر کے خلیفہ بنانا چاہا تو مردم شناس فرشتوں نے خونریزی اور ... کی ... حضرت [illegible] سے یہ بھی کہ یہ خونی جانور اس عہدے کا مستحق کیوں قرار دیا گیا۔ حضرت احدیت ... صاف جواب نہیں دیا بلکہ کہ میں جانتا ہوں تم کچھ نہیں جانتے۔ گو کہ [illegible] لیکن یہ معلوم ہوا کہ خونریزی بھی انسانی فطرت میں داخل ہے بلکہ کہتی ہے کہ سلب تجھ سے ... محال ہے لہذا جو انسان ہے وہ کسی نہ کسی وقت خونریزی بھی ضرور ہے۔ تم دیکھو گے کہ تخفیف اسلحہ کے سبب خونریزی کی ترکیب بھی ایک معرکہ جدال و قتال آراستہ کرے گی۔ خونریزی کے نئے اوزار گڑھنے میں امریکا والے

......

- یہ خوب یاد دلایا۔ یورپ کو کس کے سپرد کیا؟

- بالکل بے ایمانی کے حوالے کیے جاتا ہوں۔ اسکے دل کے تعزیہ کا حق مجھے ... ہوتی کہ چھین گیا اہل ... اے اللہ میاں کی ... کتے ہیں داخل ... خود ... ہیں ... جاتی ہے کہ علمی ترقی کی راہیں ان پر کشادہ ہونگی لیکن عالمگیری کا مادہ ضعیت ہو جایگا اپنے تمام ... خاک ... کا ... وضع ... آثار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گزشتہ جنگ سے بھی بڑی ایک لڑائی ہوگی جہاں مختلف گروہی قوموں میں بیر ہوئی کے خود ... پیدا کر دی ... دیکھیں گی کہ اس ... کوئی نہیں تو ... کے لیے ہاتھ پاؤں نکالیں گی۔ لیکن ادھر کسی دوسرے نے چھوا اور ادھر وہ ... پیٹ کے نیچے سمٹے۔ ... جسم وہی ہو گئے جو پہلے تھے۔



- پنڈت جی ہماؤ کرسی کیا ہوتا ہے۔ سوا اگر دہا ......
.... - چپ! ..... کہ چپ کی داد خدا رحیم دیتا ہے۔

دیدار نکل گیا اسی طرح یہ سرخ ہونٹ کالی رنگت والی لنگوٹی بند نسل بھی مادہ تولید سے محروم ہو چکی اور ... آدم کے نسلی اجزائے ترکیبیہ کا ادنی اثر بھی باقی نہ رہے گا۔ ممکن ہے کہ اس ... کی دوا ... سے کام لے۔

- بجا ارشاد ہوا۔ ایسی خبروں کا حشر تو ...

- ... بہتر ... یہ تو ایک خواب ہے جسکی تعبیر خدا جانے کب ہے گی۔ اب یہ بتایئے کہ اہل فرنگ کا حشر کیا ہوگا۔ انھیں کس پر چھوڑ چلے ہیں؟

کسی طرح اہل یورپ سے پیچھے نہیں لہذا انھیں ... ان کی تشنہ ... کے سپرد کر کے ... مجھے نہایت تعجب ہے کہ آپ سارے زمانے کا حال تو پوچھ گئے مگر اپنے وطن شریف کو ... ایک صاحب کے پاس ... پر سب کچھ کے ... کا ... دیتے تھے جب ...

ہو بیٹھے تو اونٹ پر بیٹھے بیٹھے شمار لگا لگا کر سو کی جگہ ننانوے رہ گئے۔ لو وہ کیا؟ حضرت جس اونٹ پر سوار تھے اُسے شمار نہ کرتے تھے۔ آپ بھی ننانوے کے پھیر میں پڑ گئے۔ اپنی سواری کا اونٹ نہیں گنتے۔"

"نہیں حضرت۔ بندہ اپنے وطن کو بھولا نہیں۔ بات یہ ہے کہ میرا وطن "میرٹھ ہے" وہ [illegible] آپ اور آپ کے پیش رو پہلے ہی اُسے ایک زبردست ولی کے سپرد کر چکے۔ تولیت کے شرائط میں نابالغ اور اسکے ولی سے شمائیں شمائیں بجائیں بجائیں آجکل زوروں کی ترقی پر ہے۔"

"جی ہاں۔ مگر آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ ان شرائط میں بندہ نے کیا ترمیم کی ہے؟"

"ہاں جانتا ہوں ایسی تیسی ہیں۔ تم بیچارے کیا ترمیم تنسیخ کرو گے۔ زبانی جمع خرچ کے سوا تمھیں آتا ہی کیا ہے۔ بڑے آئے ترمیم تنسیخ کرنے والے۔ پشاور والے اعلان کی سالگرہ ہر موقع پر ہوتی ہے۔ بابو مٹھو میاں جب کسی جانب سے آزادی کا مطالبہ ہوتا ہے تو اسی اعلان کا حوالہ دے کے فرماتے ہیں:

بی بی کا پیارا پیارا مٹھو ہے

سنی کو خدا اور خدا کا رسول
تو قائل تھا اور خدا کو نہ بھول

تمھی جی بھیجو ہو انڈیا آفس کی۔ دم رخصت و عجلت تم نے بھی کلمہ محمد کا دل سے بھلایا۔ وہی سبق دہرایا تو کیا کمال کیا۔ میرٹھ میں ایک مقدمہ کھڑا کر کے چلے۔ لاہور میں دوسرا فساد برپا کر کے چلے آئے ہی "سائمن گو بیک" کہنے والوں کو چڑایا۔ فرضی بغاوت کے بھوت کی آڑ پکڑی اور ملکی بیداری کو اس بہانے سے غفلت کی تھپکی پلائی تمہارے دم قدم کی برکت سے وائسرائے اور صدر اسمبلی میں جھڑپ ہوئی۔ پیرا ایسا بھاگوان تھا کہ ہر سر کونسل چلا۔ اشتمالی قوت کی باگیں نوجوانوں کو دکھائی ٹریڈ [illegible] کمیشن بنا کے بیکار خزانہ ملکی تم نے خالی کرایا۔ اب کہاں تک تمہاری بے مروتی کو رونا روئیں اور [illegible] آلھا گائیں۔ ہم تو آئے تھے مزاج پرسی کرنے۔ تم نے

اسکے عرض دل دکھانے کی ٹھہرائی۔ اچھا بخار جو ہو چکی۔ بھلا جس کا مزاج خود ہی ناساز ہو وہ کسی کی مزاج پرسی کیا خاک کریگا۔ تم پر اور تمہارے مزاج پر لعنت۔ جاؤ دفان ہو خدا اب تمہارا منہ نہ دکھائے۔ تقریباً آخری پیش گوئی سن لیتا جا کہ زمانہ یعنی تمہارے تخم بونے بیچے بائے تمھیں کبھی نیکی یاد نہ کرینگے۔ تمہاری ہڈیاں پسلیاں منتقل ہو کے گھریا میں پھر سے گلائی جائینگی تم ابھی تک سال تھے گھلنے کے بعد "بل" اور "جیل" کی صورت اختیار کرو گے یعنی ترقی کے بعد تنزل لازم حال ہو گا۔ یہ نہ سمجھنا کہ اپنے بارہ اعضاء و جوارح کے ساتھ ہر عالم تمھیں کسی خزانہ میں تھیلی کے اندر بھر کے رکھے گا جی تو ایسے کروڑوں آئے اور چلے گئے کرۂ ارض کے تمام باشندوں میں سے صرف انسان ہی کی نوع ہے جسے تمہارے ساتھ علاقہ رہتا ہے جنتریاں بنتی ہیں۔

گھڑیاں جیبوں کلائیوں اور دیواروں میں نصب ہوتی ہیں ایک ایک پل گنا جاتا ہے ایک ایک گھڑی کی خبر سنائی جاتی ہے۔ جو ہم نہ ہوتے تو دنیا میں تمہارا کوئی نام بھی نہ لیتا کہ میاں ۲۸ء کون تھے اور سال ۲۹ء کس کھیت کی مولی ہیں۔ ہمارا تو یہ حسن سلوک اور تمہارا یہ برتاؤ کہ سارا کھیل بگاڑ کے رکھ دیا۔ کسی پر سادھارن ہوئے۔ بیماریاں ہوئیں تو ویسی ہی جان لیوا۔ پولیٹکل نبض میں وہ گرہیں وہ گتھیاں پڑیں کہ الٹی توبہ۔ ساری چوپٹ تمام اُمنگ مفلس کی جوانی ہو کے رہ گئی جس کی جوانی کو دیکھیے اچھا ڈھیلا نظر آئے۔ خوب ہوا کہ اصلاحات ہند کا مسئلہ تمہارے عہد میں جیوں کا تیوں رہا۔ کانگریس کا اجلاس بھی تمہارے عہد میں نہ ہو سکا تو اچھا تھا۔ سو کچھ اگلی لاہور میں یہ قومی جلسہ ہونے والا ہے۔ پنجاب وہ مقام ہے جہاں ہر شخص ہر مسئلہ میں پیغمبر اور خدا بننے کی ہوس رکھتا ہے خود مسلمانوں کے سو دو سو فرقے (یعنی گھر پیچھے ایک فرقہ) وہاں ہیں کوئی پیغمبری کا حقوق مانگتا ہے اور کوئی سو فیصدی پیدا ہوا ہے۔ بعض ایسے لیڈر رونے بھی ہیں جو دو [illegible] صفر فی صدی پر قناعت کرنے کو موجود ہیں۔ خیر تمھیں

تمہاری جیل خانے کے داروغہ کی حفاظت میں سونپا۔

"ابھی تم تو خواہ مخواہ بگڑے جاتے ہو۔ پنجاب کی برائیاں تمہارے نوک زبان پر ہیں مگر دہلی سے جو آنکھ چشم پوشی کرتے ہو۔ دیکھو ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ نواب نے اپنے ایک صاحبزاد سے بیرجیس میں جوان مسرۃ خانم کی شادی دھوم سے رچائی۔ ہندوستان میں بوڑھیا دولھن جب کہیں سے بیاہ کے آتی ہے تو سسرال کی لڑکیاں دولھن کا دل اس گیت سے زخمی کرتی ہیں:

بڑھاپے بیٹی پہ سسرال سے غضب کیا
کہا یہ دولھا نے نانی کا اب شباب آیا
نقاب میں کہیں مستی ہے اور نہ تجھ میں ہے
عروس میں تیل کے شیشی کی طرح خضاب آیا
اُڑ گئے بال یہ بھی سے بصورت کا نور
کہیں دولھن کو جو غصہ ترت ہی تاب آیا

یہاں معاملہ برعکس ہے۔ دولھا تو خیر سفید داڑھی ہے شیخ و سفید بالفضل شادی کی [illegible] [illegible]

اس [illegible] آگے کا حال خدا ہی جانے میرے ٹھیک تو نیر دولھن ہے روادتی بہ گئے سے رہی۔ سرمنڈوا کس کسی کا بن بڑھا ڈھونڈھ ہماری" ہاں یہ ممکن ہے کہ شیخ جی کی گھری بناکے دسرے کی مینگنیاں کروا چھوڑے۔

"ابے چپ۔ خدا تجھے غارت کرے۔ ایک شادی کروائی اسکے بارے میں بھی بُری فال زبان سے نکالتا ہے۔ ہمارے ہز ہائینس کو خدا نے خدائی کا مرتبہ دیا ہے پس تمہاری ان مضائقہ نہ دو۔ وہ مرشد برحق ہیں جتنے کام اُن کے ناحق ہیں وہ سب حق ہیں۔ جب نور خالص کا تقاضا فیض نامشاہی تقسیم کرے تو دنیا تر جائے گی۔

جھگڑا مچا ہی کو لے چلا سہرا باندھا

ہمارے ہز ہائینس ہیں پیشوا، پیشوائی بجا ہے اُنکی اُمت کو بھی اعتراض کا حق نہیں کہ جو کچھ نذر عقیدت کی رقم ہے وائیوں میں صرف ہوتی ہے۔



چین۔ ٹھہر تو سہی۔
روس۔ رہ تو جا۔
ماموں۔ کیوں کیوں یہ شہدپن؟
دونوں۔ اچھا پھر کبھی دیکھا جائے گا۔



گل صبحدمے بجور برآشفت و بریخت
با باد صبا حکایتے گفت و بریخت

بدعہدی دہر بیں کہ در مدت دو روز
سر برزد و غنچہ کرد و بشگفت و بریخت

اگر موسم خزاں میں بھی تازہ پھولوں کی نکہت سے لطف اٹھانا چاہو تو اصغر علی محمد علی عطر سازان چوک لکھنؤ سے عطر کی ایک شیشی طلب کیجیے۔ بہار باغ ناپائدار ہے۔ اور اسکی خوشبو پائدار ہے

اچھا جا۔ جا۔ مردود کہیں کا اب نہ صورت دکھانا۔ واقف

بسمل زمانہ

مولانا پنچ کی نوٹ بک

ڈومنی کا مرغ سحر خیز اور ستیاگرہ

ایک قصہ ہے کہ بی ڈومنی آغو نے ایک مرغا پالا تھا جو صبح ہوتے ہی ککڑوں کوں کی صدا دے کے گھر بھر کو جگا دیتا تھا۔ اتفاقاً ایک روز گھر کے ڈربے میں جوتی لڑائی بی ڈومنی جھلائیں کہ ستی میں لے دے کے تھا ہی کیا؟ وہی مرغا جھٹ سے مرغا بغل میں دبایا اور کہنے لگیں۔ لو ہم تو میں جاتی ہوں اب تمہارے گھر میں صبح نہ ہوگی۔ ہمارے گاندھی جی نے بھی ایک مرغا پالا ہے مرغا ہے نسل کا وہ ہمی آئرلینڈ سے اس کا تخم دستیاب ہوا تھا۔ اس مرغے کا نام ہے ستیاگرہ۔ ہندوستان میں اس کی نسل پھیل رہی ہے جس گھر میں اس مرغے کی بدولت مرغیاں انڈے سی جوتی ہیں وہاں سے وقت بے وقت، ستیاگرہ کی ککڑوں کوں سنائی دیتی ہے چنانچہ (بمبئی لاہور) ایک نئی صدائے ستیاگرہ ۳۰ گز سے بلند ہوئی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک ڈاکٹر صاحب نے کسی بانجھ امیرزادی کا علاج کرانے دہ انعام کی چاٹ میں کیا۔ مگر جب اولاد نہ ہو گیا تو حق محنت کا انڈا اخیر وقت کی سلیں ہو کو سے ہو گیا گندہ۔ مریض یا اس کے عزیز نے ٹھوی ٹرخا دیا اب ڈاکٹر صاحب کے مرغ لیج نے مشورہ دیا کہ لگے ہاتھوں ستیاگرہ کر ڈالو۔ چونہ نکلتا ہو تو ت۔ آج نہ سہی کل جب کہ سونے کا انڈا دینے والی قسمت کڑکڑا کے بیٹھنا دے گی بیضہ بامراد چوزہ نکلے گا چوزہ بڑھ کے پورا مرغا ہوگا و حق سہی ضرور مل جائے گا۔ یہ ستیاگرہ حقیقۃً مرغا ہے جسے فاقہ کشی کی ڈومنی بغل میں دبا کے گھر سے نکلی اور کہتی جاتی ہے لو ہم تو اب تمہارے گھر میں صبح نہ ہوگی مدد پیرا تک چارپائی پر پڑے پڑے رہنا۔

اخلاقی حیثیت سے اس قسم کی فاقہ کشی خودکشی کے مرادف ہے۔ جھٹکے پر علاج کرنا اور تحریری معاہدے سے بے پروائی ایک حماقت ہے پھر اپنی حماقت کا بدلہ اپنے تن پیٹ سے لینا دوسری حماقت ہے خدا کا دیا ہوا جسم انھیں خدمات میں کام آنا چاہیے جنکی ہدایت آسمانی کتابوں میں ہے ظلم علے النفس [illegible] جائز نہیں۔ اگر مریض یا اس کے وارث نے کوئی دستاویز تحریر نہیں کی تب بھی کچہری کا دروازہ بند نہیں۔ عدالت کی مرغی کڑک نہیں ہوتی اور کڑک ہو بھی جائے تو قانون کا پر تھنوں کے آر پار گھس کے دن میں چار انڈے دلوا سکتا ہے۔ یہ تدبیر بھی کارگر نہ ہو تو دنیا کی منت ملامت کے ذریعے سے انڈا دلوا لیتی ہے وہ خاک ہی سہی۔ مگر خود غرضی سے تو اچھا ہے بازار میں رام کھڑے ہی ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی نہ سہی تو جادو تھا اتار یاں گیا میرا مال گیا ایک تسلی دینے والا فقرہ بالکل بیکار ہے کھسیانی [illegible] سنانے کے لیے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت بندہ غلام مال و بندہ زر نہیں خادم طبیعت ہے لہٰذا خلق اللہ بندے کا فرض ہے یہ تو مریض کی خوشی پر منحصر ہے دے تو واہ واہ نہ دے تو واہ واہ میرے خالصاً لوجہ اللہ خدمت کی تھی انعام و اکرام کی پروا نہ کبھی تھی نہ اب ہے۔

سنتے ہیں کہ تین مہینے سے ڈاکٹر صاحب کے پیٹ کا دڑبا لقمہ ہائے غذا کے گول اور لمبے انڈوں سے خالی ہے۔ ہم تیس ساکت و صامت ہیں ابھی تک کاز پ الو مد مریضہ [illegible] نہیں کرتی۔ لوگوں نے کہہ سن کے ڈاکٹر صاحب کے قبل از وقت تجاویز مریضہ روزہ چھوڑنا شروع کر دیا ہے مریضہ پر اخلاقی دباؤ پڑ رہا ہے۔

شاید کہ ہمیں بیضہ بزر دیدہ دل منقار کرد

مسئلہ فلسطین یا فلس طین

فلسطین کو یہودیوں کا وطن خاص دستفر

مخصوص جذبے کے مسٹر بالفور نے اپنی عقل خداداد کے ملک میں دشمنی کو سکتہ چڑھایا تھا اب اس کو گرنے لگتے ہیں دلدل میں پڑ گئی ہیں کشت و خون کا عمل دخل ہے اور ہر سکہ کا بھی اعتبار ٹھہرایا جاتا ہے ۱۹۲۹ء کے عظیم الشان کارناموں میں یہ خونریزی بھی لکھ رکھنے کے قابل ہے جو آج فلسطین کے عربوں اور یہودیوں میں پھیلی ہوئی ہے یہیں بالکل سے کام ہے کہ مسٹر بالفور نے یہ فتنہ برپا کیا وہ اپنی کلیات و جزئیات میں نرالی ہے یعنی

آمادہ [illegible] نتواں [illegible] چشم را
خواہم کہ [illegible] ساز نہ مرہم را

اگر فلسطین کے عربوں کی ستی [illegible] ڈوبی جاتی اور دوسری طرف یہودیوں کی [illegible] تو معاملہ آسان تھا۔ یہ یہودی ہی ہیں جو ایک ہزار برس بیٹھے تھے۔ لیکن [illegible] کہ صیہون کے یہودی اچھی طرح مسلح ہیں خالی پستول بندوق ہی نہیں ان کے قبضے میں کلدار توپیں بھی ہیں [illegible] کا چلن انہیں توپوں کے [illegible] کے زور پہ ہے۔

خیر [illegible] ملک کا تقسیم ہے۔ آگ جانے لوہار جانے دھونکنے والے کی بلا جانے لیکن ہم تو بزبان [illegible] خبر سنی ہے کہ لوگ مسٹر بالفور کے لیے دست بدعا ہیں "یا اللہ عربی اردن کی جگہ بالفور کو [illegible] بنا دے۔ اے تیرے قربان اپنی قدرت دکھا دے [illegible] والی کوٹھی سکندر باغ [illegible] حضرت گنج کی مسجد [illegible] ڈپٹی کمشنر کا آشیانہ یہ سب نادر تعمیر شہزادوں اور محلات شاہی کا مسکن تھیں۔ اب شاہی نسل تو [illegible] میں رہتی ہے نہ گھر ہے نہ در ہے اور [illegible] ان عمارتوں میں رہنا تو مزے اڑاتے ہیں۔ مسٹر بالفور کو یہودیوں کی [illegible] کہ انہیں اپنی آنکھوں قدیم مسکن سے بے دخل نہ دیکھ سکے تو ان شہزادوں کی [illegible] رعایا ہیں کیا نہ ہوگی اپنی واللہ دیکھیے کس طرح [illegible] آشیانہ شہزادے نواب زادے بارہ دریاں [illegible] کرتے ہیں یہ جناب خان بہادر راجہ صاحب [illegible] کی کوٹھی سے ہمارے راجاجان کی تباہی ہوتی ہے۔

سنا جناب آپ نے مرتی ہلی سے تو بورڈ با ہے ھاٹ کے چلانا ونڈا کیسے لیس ہو چکی ہو، برونٹ۔ ڈیرسٹر امپیریل کلب۔ لیڈیوں کا ناچ ختم کیجیے۔ اب یہ آپ کی جگہ پھیر پیل ناچے گا۔ مسٹر باعقر آدمی سنجیدہ مزاج ہیں، آپ کو جہاں لیسنے بسنے ہنسی کھیلنے سے اہیں لنڈ کا نے جا کے جائیے۔ … ہرگز حق نہیں۔ "الٰہی آمین!" بے مسٹر باعقد کی۔

مشبّہ بہ کی فضیلت مشبّہ پر

(مسٹر زلی اسکاٹ کی سعی لاحاصل کا نسخہ عن جمل حاذق)

زشو ہے کسی سے جو وہ ترقیح سعی لاحاصل
مرے اعمال میں لکھ دو محنت رائیگاں کیوں ہے

۱۹۲۸ء میں جو راگ ریاستہائے ہند کی جانب سے بٹلر کمیشن کے جلسوں میں چھڑا تھا اسکی تان ۱۹۲۹ء میں مسٹر ڈی جنگل (اسٹیلز) کا عمل کروانا ہی سعی بیہودہ ہو سکتا ہے۔ مزہ گیا دیکھیں ایسی تیسی میں اسکی چرب جنسی جیسے کا حل گر گئے بہت سی الدو گنا بگاڑ رہے کی آبرو تو بچا لیتی ہے۔ بٹلر صاحب نے خوب دودھ میں چکھیں۔ مسٹر زلی اسکاٹ نے اچھی طرح اپنی جیبیں بھریں مگر حاصل نہ اتی لذی نہ اتی لذی۔ خیر بٹلر صاحب کے لیے تو گورنمنٹ ہند نے ایک کار بیکار بقتضائے مصلحت رحم نکالا تھا۔ البتہ مسٹر زلی اسکاٹ صاحب کی خوش قسمتی واقعی لکھ رکھنے کے قابل اور کاذکر اسی دل کی کھٹ مٹی میں ٹانک رکھنے کے لائق ہے۔ یہ کارگزاری ایک بخیل کی ضیافت سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک آفت زدہ مسافر کسی بخیل کا مہمان ہوا۔ چار ناچار بیچارے کو خاطر تواضع کرنی پڑی۔ بی بی نے کہا میں بچاتی ہوں تم مہمان کے واسطے شہد لے آؤ۔ میاں نے برتن ہاتھ میں لیا اور شہد فروش کی دکان پر پہنچے۔ … تمہارے یہاں عمدہ شہد ہو تو اس برتن میں دے دو۔ … بولا شہد تو میرے پاس ایسا ہے کہ گویا گھی … میزبان صاحب … آگے بڑھے آدمی تھے …

مشبہ اور گھی جو مشبہ بہ ہے مشبہ بہ افضل ہے لہذا شہد کیوں لوں گھی کیوں نہ خریدوں۔ آگے زیادہ گھی فروش کے پاس پہنچے، باعتبار … مگر اچھا ہو۔ گھی والے نے بات چلتائی یہ میرا گھی اپنی چکنائی اور لطافت کے اعتبار سے روغن زیتون کو بھلوا کرتا ہے۔ چونکہ مشبہ اور مشبہ بہ کا جھگڑا ہو رہا تھا میزبان صاحب بار بار اٹھا کہ زیت فروش کی دکان جا پہنچے۔ دے میاں زیات تھوڑا سا روغن زیتون درکار ہے مگر ہو اچھا۔ … کہ ایک مہمان … زیات نے کہا روغن قاز؟ حضور میرے روغن کی کچھ نہ پوچھیے آب زلال اسکی لطافت کے آگے ہیچ ہے۔

اخاہ اب معلوم ہوا ہے

آپ وہ کوزہ دہن گرد جہاں می گردم

خدا کی عنایت سے ڈھیروں پانی گھر میں ہے گھی افضل ہے شہد سے روغن زیتون افضل ہے گھی سے اور زلال تو مشبہ لا ہم خوشگوار پانی افضل ہے روغن زیتون سے تو کیوں دام خراب کروں۔ کٹورا اٹھایا سیدھے گھر پہنچے پانی کے جو بیوی کی چار ٹکیاں بکار رکھی تھیں شاید وہ آٹے کی ڈاکٹری تھیں ان میں اندیشہ ہوا کہ نشاستہ دار چیزیں ذیابیطس پیدا کرتی ہیں۔ بیوی ہے کہ گھی ہمیشہ ذیابیطس کی بیماری میں مبتلا رہتا ہے اگر وہ گیہوں کا نشاستہ نہ کھاتا تو ہرگز ذیابیطس کا شکار رہتا۔ الغرض وہ بیوی کی گھڑی چالیسوں دار ٹکیاں مہمان کے سامنے رکھی گئیں اور خورش کی جگہ دسترخوان ہی پر بھرا کٹورا پانی کا رکھ دیا گیا۔ ایشیائی دستور یہ ہے کہ دسترخوان پر پانی کا ظرف نہیں رکھتے ہیں بدشگونی سمجھتے ہیں پانی اور کھانا ایک ہی خوان یا کشتی میں رکھا جاتا ہے۔ مہمان صاحب نے تعجب سے میزبان کی طرف دیکھا۔ صاحب خانہ آدمی زیرک، رمز شناس تھے، نگاہ کے معنی سمجھ گئے فرمایا بھائی صاحب کچھ اندیشہ نہ کیجیے۔ واقف مشبہ بہ افضل ہوتا ہے مشبہ سے شہد سے اچھا گھی گھی سے بہتر روغن زیتون روغن سے بہتر آب خراج۔ سیراب کی خورش ہے۔ تصور صادق ہے تینوں ذائقے اسی ایک چیز میں موجود ہیں۔ الحمدللہ یعنی پانی کے پیٹ جلے …

اور پھر پانی سے زندہ ہو اٹھیں اور زندگی بڑھاتے۔ مسٹر زلی اسکاٹ ریاستہائے ہند کی طرف کٹورا لے کے جو پہنچے تھے آدمی ہیں شاعر پانی کا پیالہ بھر لائے ریاستیں شکر گزار ہوئیں۔ سو سے مسٹر بٹلر تو جو اکی تجویز پر دوا کیا تقاضا ہے فریب کے نتائج ہیں۔ وہ کام کسی مریض کی علاج جواہر مسموع کی صورت میں وہ … ہوا اور ہیچ پیش کریگا۔ حضرت کے سپرد یہ کام تھا کہ اپنی تجویز سے ریاستہائے ہند کے لیے ایک عمدہ قسم کا تاج … کے جاکے تیار کرا لا کر دے تو وہ … لانے سے کوئی … ماری … فرے والی ٹوپی کہتا ہے اور کوئی کہتا ہے کہ چائے کی کیتلی جس غلاف میں ڈھکے جیسی دم یا دم پخت ہونے کا سبق لیتی ہے اسی میں شیشہ مرغی … ٹونک کے لکھنؤ اس مرغے کی دم لگا دی ہے۔ الغرض بچاری ریاستیں بے بس ہیں۔ واقعی ہندوستانی ثقافتی بیاہی عورتیں بے بس ہوتی ہیں اور اپنی بے بسی کا اظہار گیتوں میں کرتی رہتی ہیں۔ بیچاری یہاں رو رہیں بکڑیں گھر … برستے ہیں۔

منگائی تھیں جتنی … سے آیا ہوا انہیں مارے جلن کے
منگائی تھی ہستی سے آیا سونے … مارے جلن کے
منگائی تھی آنولے آیا ہواجالو … مارے جلن کے

اب مسٹر لارڈ کورٹ بٹلر فرماتے ہیں بے غم ہیں ہم
میاں لزلی اسکاٹ کہتے ہیں ہیچ نہ غم ہیچ نہ غم
ریاستیں کہتی ہیں … مرے ہوئے ہم

سرکی جنت … تو وہ انگریزی حکومت کی خود غرضی اور اپنے رئیس کی سنگدلی اور بدعطی کی دوزخ میں پھنسی ہے جیکبا گھر گھر۔ میدا الگ گرتا ہے اور جو کرا الگ۔ باقی در ششم معلوم خواہد شد۔

التماس

حضرات! سال آخر ہے تصور کیجیے قابل گرفت نہیں اودھ پنچ بیشک تعویق یا تاخیر سے شائع ہوا مگر ہر حال میں اگر کچھ پرچے ناغہ ہو گئے تو بیدلی کی کوئی وجہ نہیں۔ براہ عنایت اپنی خریداری کی تجدید اور رجسٹر خریداران کی توسیع فرمائیے فقط

"منیجر"

ضعیفی دُور کرنے کی تدابیر

[illegible] ضعیفی دور کرنے کی تدبیر [illegible]

[illegible] کسی اُستاد [illegible] کی ضرورت نہیں [illegible]

[illegible] فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکہ سنچار کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب سے

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

[illegible] قیمت فی شیشی ایک روپیہ [illegible]

المشتہر۔ وید شاستری [illegible]

[illegible] لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ [illegible] پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کر [illegible]

ایجنٹ صاحب کو دیا جائیگا۔

(۵) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر [illegible] ادویات [illegible]

[illegible] اپنی کھوئی ہوئی تندرستی [illegible]

[illegible] فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں [illegible]

[illegible] ادویہ کی فہرست [illegible]

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ دکٹوریہ سٹریٹ لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۷ء

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

[illegible]

(۳) [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت [illegible]

یعنی

[illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معرفت الانسان

یعنی

[illegible]

یعنی

[illegible]

مصنفہ استاد محمد علی خان

[illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اردو زبان کی ہر قسم کی کتابیں اس پتہ سے طلب کیجئے۔ منیجر جنرل بکڈپو پاٹانالہ لکھنؤ